نذرانۂ عقیدت

بحضور مفتی عتیق الرحمن عثمانیؒ بانی ندوۃ المصنفین دہلی

از کمال جیفری، آل انڈیا ریڈیو، نئی دہلی

اے مفکر، اے مدبر اے امیر کارواں
تو نہیں لیکن زمانے میں ہے تیری داستاں

اے امام قوم اے فخر وطن اے روزگار
تجھ کو قدرت نے عطا کی تھی نگاہِ معتبر

ملک و ملت کے لئے تھی وقف تیری زندگی
قابلِ صد رشک تیری ذات کی تھی سادگی

گفتگو میں تیری پوشیدہ تھی شانِ دلبری
ایسا لگتا تھا کہ تجھ پر ختم تھی دانشوری

تجھ کو بخشا تھا خدا نے کیا غضب کا حافظہ
آیتِ قرآن سے کرتا تھا حل ہر مسئلہ

مفتیٔ دیں میں کہوں یا مفتیٔ اعظم کہوں
یا کہ تجھ کو رازہائے قوم کا محرم کہوں

تیری ہر تقریر ہوتی تھی ہمیشہ دل پذیر
جس کی اب دنیا میں مل سکتی ہے مشکل سے نظیر

حوصلہ تیرا ہمالہ عزم تھا تیرا فلک
تیرے دل میں ہندو مسلم کا تھا صدمہ

پاکباز و پاک سیرت نیک خو انسان تھا
فخر ہندو فخرِ مسلم فخرِ ہندوستان تھا

تو کہ علم و فضل کا تھا ایک بحر بیکرا
ناز کرتی تھی خطابت پر تری اردو ز

فضلؒ جیسے صاحبِ علم و عمل دادا ملے
تربیت پائی چچا شبیرؒ کے سائے تلے

شفقتِ پدرِ عزیزؒ مردِ حق حاصل رہ
درسِ انور شاہؒ سے عرفان کی دولت

دیوبند سے کرکے جب تعلیم تو فارغ ہوا
درس دینی مدرسوں میں جا بجا دیتا رہا

شہر کلکتہ ہو یا ڈابھیل و بیضاوی
تو جہاں ٹھہرا نہ پیدا ہو سکا کوئی حریف

جس جگہ پہنچا اسے جنت بداماں کردیا
قوم مسلم کے لئے راحت کا ساماں کردیا

کرکے قائم انجمن ندوۃ المصنفین ک
عمر بھر دہلی میں کی خدمت خدا کے دین

تیرے شیر اللہ ابن جوزیؒ کی کتب کے ترجمے
انہماک و شوق سے تو نے بہت اچھے کیے

حق پرست و حق شناس و حق نگر پاکیزہ ذات
خوبیاں کیا ہوں بیاں تجھ میں ہزاروں تھیں صفات

ماہنامہ جاری کردہ جو ترا "مہربان" ہے
تشنگانِ علم پہ اس کا بڑا احسان ہے

اس رسالے کو سعید احمدؒ نے بخشا وہ وقار
ہو گیا دنیائے علم و فن میں یہ اک شاہکار

در حقیقت تھے رفیقِ کار تیرے جاں نثار
کر کے باہم مشورے کرتے تھے کارِ بے شمار

اللہ اللہ کس قدر بیدار تھا تیرا شعور
دم بخود افکار رہتے تھے سدا تیرے حضور

تیرے جیسا اب مسلمانوں میں ہے خادم کہاں
اب کہاں ڈھونڈوں تجھے آنکھوں سے آنسو ہیں رواں

بارگاہِ حق میں ہو جائے دعا میری قبول
تیرے مرقد پر قیامت تک ہو رحمت کا نزول

حشر تک باقی رہے گا مفتیٔ دیں تیرا نام
روح کو تیری کمالِ بے ہنر کا صد سلام